جذبات کی تہذیب

عمل کے پیچھے محرک ہوتا ہے۔ محرک کی بنیاد افکار اور جذبات پر ہوتی ہے۔ عقل کہتی ہے کہ صحت کے لیے کھانا ضروری ہے۔ جذبہ بتاتا ہے کہ بھوک لگ گئی ہے اور اس طرح کھانے کا عمل شروع ہوتا ہے۔ یقیناً محرّک کے ساتھ ماحول میں اسباب کی فراہمی اور موافقت کا بھی اپنا کردار ہوتا ہے۔

محرکات کی تشکیل میں، جذبے کا کردار بڑا اہم ہے۔ اس کو عشق بھی کہا جاتا ہے یعنی وہ مقام کہ جہاں تمام جذبات کسی مرکز کا رُخ کرتے ہیں اور عقل کی مداخلت کم سے کم ہوتی جاتی ہے۔

ایمان کی تکمیل کے لیے، شہادت کی ادائیگی کے لیے جذبات کے دھاروں کا بہاؤ حب الٰہی کی سمت میں ہونا ضروری ہے۔

ہر جذبہ بجائے خود دودھاری ہوتا ہے۔ یعنی اس میں اثبات کے ساتھ مخالف کے لیے نفی شامل ہوتی ہے، مثلاً اللہ کے لیے محبت میں شیطان کے لیے نفرت کا جذبہ شامل ہے۔ نیکی کی تڑپ میں برائی سے بیزاری کا جذبہ بھی موجود ہے۔

جذبات کو درج ذیل اقسام میں دیکھا جا سکتا ھے :

غم کرنا : ملال کرنا، افسوس کرنا، مایوس ہونا، ماتم کرنا

غصّہ کرنا : ناراض ہونا، جھگڑنا، الجھنا، فخر وغرور کرنا، دوسرے کو ذلیل کرنا

حیرت کرنا : تعجب کرنا، دنگ رہ جانا، دھچکا لگنا، حواس باختہ ہونا

خوف کرنا : پریشان ہونا، دہشت زدہ ہونا، فکرمند ہونا، اندیشے میں مبتلا ہونا

خوش ہونا : اطمینان محسوس کرنا، لطف لینا، مزہ آنا، سُرور ملنا

نفرت کرنا : براجاننا، ناپسند کرنا، دُور بھاگنا، گریز کرنا، حسد کرنا

شرم کرنا : ذلت محسوس کرنا، عزت نفس مجروح ہونا، رسوا ہونا، راز ظاہر ہونا، احسان ٹھکرا دینا

محبّت کرنا : قبول کرنا، راغب ہونا، اعتماد کرنا، لگاؤ محسوس کرنا، یاد کرنا، تعریف کرنا، قربت چاہنا

اگر یہ تمام جذبات اللّٰہ تعالیٰ کی محبت کے تابع ہو جائیں تو ایمان کی تکمیل ہو جاتی ہے۔